مطبوعات

قرار داد مقاصد سے اسلامی قانون تک
مؤلف: ڈاکٹر حفیظ الرحمن صدیقی
ناشر: طاہر سنز، اُردو بازار کراچی
قیمت: ۳۰/- روپے

بعض کتابیں ایک خصوصی سرمایہ مسرت بن کر آتی ہیں۔ ایسی ہی ایک کتاب یہ ہے۔ تاریخ پاکستان کے صرف ابتدائی ڈیڑھ سال (تقریباً) کے عرصے کو چھوڑ کر بقیہ پورے دور کی ایک شعور انگیز جاندار اور حرکت آموز تاریخ ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے بڑی حد تک مؤرخ کا پارٹ صحیح طور پر ادا کیا ہے۔ نہ کسی اہم عنصر کو نظر انداز کیا ہے اور نہ دانستہ کسی کے پارٹ کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے جس کی مثالیں پہلے موجود ہیں۔ بعض تاریخیں تو یہ جواب ہی نہیں دیتیں کہ اچانک قرار داد مقاصد کیسے رونما ہو گئی جب کہ اس کے لیے قوم میں کوئی حرکت ہی نہ تھی۔ ان "لاجواب" تاریخوں میں ایک حرکت انگیز تاریخی قوت کو اسٹیج سے غائب کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اُسے سامنے لائے بغیر تحریک اسلامی دستور کا کوئی ہیولیٰ مرتب ہی نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر صدیقی صاحب کے حُسنِ ترتیب و تحریر کی داد میں ان الفاظ میں دیتا ہوں کہ کتاب پڑھنے لگا تو یوں معلوم ہوا کہ ایک دلچسپ کہانی کی رَو میں بہتا چلا جا رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کی اس کتاب کا اولین اہم باب اسلامی دستور کے لیے قوم کی جد و جہد کی مؤرخانہ رُوداد ہے جو تاریخ پاکستان کی کسی دوسری تاریخ میں نہیں ملتی۔ پھر غلام محمد، سکندر مرزا اور صدر ایوب کے ادوارِ ثلاثہ کے پیچیدہ احوال کی گرہ کشائی ہے، آخر میں حوادث کے اس بھنور کا ماہرانہ تجزیہ ہے، جسے دریائے تاریخ کی تین لہروں — یحییٰ، مجیب اور بھٹو — نے پیدا کیا۔

اب چند مشورے اس خیال سے عرض ہیں کہ کتاب کے اگلے ایڈیشن میں ان کو ملحوظ رکھ کر اضافہ و ترمیم

سے کام لیا جا سکے ۔

۱- لیڈروں کے ایسے تمام اقوال جو متن میں مذکور ہیں، اُن کا حوالہ منصلاً حاشیے میں ہونا چاہیے تھا۔ ۲- یہ بات صراحت و وضاحت سے آنی چاہیے تھی کہ اس مُلک کو خراب کرنے میں اس کے حکمرانوں ہی کا سب سے زیادہ حصہ ہے ۔ ۳- شروع میں ایک فصل کے اندر تشکیلِ پاکستان سے قراردادِ مقاصد کے پاس ہونے تک کے دَور کو مختصراً پیش کیا جانا چاہیے تھا۔ ۴- دستور کے لیے سیکولرسٹ طبقے کے محاذ کا تجزیہ ذرا سا اور تفصیلی ہونا چاہیے تھا کہ کون کون سے عناصر کن کن طریقوں سے کام کر رہے تھے ۔ ۵- دستوری تحریک کے دوران میں جو مغربی لٹریچر ہم پر برسایا جاتا رہا، خصوصاً یہودی مصنفین کی کتب، ایک باب میں ان پر نظر ڈالنی چاہیے تھی، کیونکہ اس لٹریچر کا مقصد سیکولرسٹ گروہ کی پشت پناہی تھا ۔ ۶- ۱۹۵۳ء کے اضطرابات پنجاب اور اُس کی عدالتی تحقیقات پر ایک باب کی ضرورت تھی، کیونکہ اس کا تعلق بھی اسلامی دستور و نظام کے لیے ہونے والی کشمکش سے تھا۔ ۷- ۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۹ء کے دَور میں دینی اور سیاسی عناصر پر جو مظالم ہوئے اور طرح طرح کی بدتمیزیاں مختلف حضرات سے کی گئیں، اُن سب کا ایک خاکہ آنا چاہیے تھا۔ ۸- لیاقت باغ فائرنگ کا ذکر پڑھتے ہوئے میں نے محسوس کیا کہ مؤرخ کے بیان کے مطابق عوام کو دہشت زدہ کرنا ہی مقصود نہ تھا بلکہ ایک مقصد یہ تھا کہ اگر وہاں زد میں آنے والے لوگ (خصوصاً پٹھان) کوئی جوابی حرکت کریں تو اُن کو ملیامیٹ کر دیا جائے، دوسرا یہ تھا کہ صوبہ سرحد میں ایک ایسا انتقامی جذبہ اُبھرے کہ پٹھانوں اور پنجابیوں کے درمیان ٹکراؤ شروع ہو جائے۔ داد کے قابل ہے ولی خان کی بصیرت اور پٹھانوں کا صبر کہ انہوں نے لیاقت باغ فائرنگ کے خطرناک ترمقاصد کو پورا نہ ہونے دیا ۔ ۹- انتخابات ۱۹۷۷ء کے بعد احتجاجی تحریک، جس میں عوام، علماء، وکلا، طلبہ اور خواتین نے شرکت کرکے ایک نئی مثال قائم کی۔ اُس کا ریکارڈ ایک اہم تاریخی کتاب میں محفوظ ہو جانا چاہیے تھا ۔ ۱۰- بھٹو صاحب کی حکمتِ عملی سے پیدا ہونے والے بعض نتائج مؤرخ کے قلم کی زد سے باہر رہ گئے ہیں، مثلاً یہ کہ غریب طبقوں کو خوش حال لوگوں کے خلاف مشتعل کرکے اُن کے رشتۂ تعاون کو تباہ کر دیا گیا، یا یہ کہ کارخانوں اور دفتروں میں ایک طرف کام چوری بڑھی، افسر اور ماتحت کے درمیان ڈسپلن ختم ہوا، تنخواہوں اور الاؤنسوں کو بڑھوانے کے لیے ہنگامے بڑھ گئے یا یہ کہ قواعد کو توڑ کر ملازمتیں چھینے اور دلوانے، چہیتے ملازمین کو ترقی دلوانے، بنکوں یا محکموں سے

فنڈز حاصل کرنے اور سرکاری ملازمین اور پولیس کو سیاسی اور ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کا وہ سلسلہ شروع ہوا کہ جس نے دفتری اور کاروباری زندگی میں خیانت کی آکاس بیل کو ہر طرف پھیلا دیا۔ ۱۱۔ اچھا ہوتا کہ کتاب کے آخر میں ضمیمہ اسماء و اعلام بھی ہوتا۔ ۱۲۔ میرا آخری مشورہ یہ ہے کہ کتاب کے آخر میں ڈاکٹر حفیظ الرحمان صدیقی نے مورخانہ منصب سے ذرا ہٹ کر "جمہوریت" کے متعلق جو باب لکھا ہے وہ اس کتاب میں ایک اضافہ بے جا بھی ہے اور میں اس باب کو کمزور بھی کہوں گا۔

ان گذارشات کے سامنے میں سفارش کرتا ہوں کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ اسے مناسب تعلیمی مدارج میں نظریہ پاکستان اور تاریخ پاکستان کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔ اسے تعلیم گاہوں کی لائبریریوں میں موجود ہونا چاہیے، نیز وہ عوامی ادارے جو اسلامی نظام کی اقامت کے لیے کوشاں ہیں انہیں اپنے حلقوں میں اسے پھیلانا چاہیے، نیز دینی دارالمطالعوں میں بھی اس کو فراہم کیا جانا چاہیے۔

روداد پاکستان

از: پروفیسر محمود بریلوی

پتہ: ۲۲۴/۳۲ اے ایریا ملیر کالونی۔ کراچی ۳۷

قیمت: ۳۵/- روپے

تاریخ پاکستان کے متعلق یہ بھی ایک اہم کتاب ہے جسے تعلیم و تصنیف کے دائرے میں کام کرنے والے ہمارے ایک معروف دانشور نے محنت سے مرتب کیا ہے۔ اس میں پاکستان بننے سے قبل کا (آغاز ۱۸۵۷ء سے) ضروری تاریخی پس منظر بھی شامل ہے اور پاکستان کی اپنی تاریخ بھی۔ لفظ "پاکستان" سے لے کر نومبر ۱۹۷۹ء تک کے احوال پر حاوی۔ کتاب کا مرکزی حصہ پانچواں باب ہے جس میں پاکستان کی پرآشوب ۲۵ سالہ تاریخ (اگست ۱۹۴۷ء تا دسمبر ۱۹۷۱ء) بیان ہوئی ہے۔ چھٹا باب بھٹو صاحب کے دورِ حکومت کا آئینہ دار ہے۔ آخری باب ۵ جولائی ۱۹۷۷ء سے شروع ہو کر نومبر ۱۹۷۹ء تک جاتا ہے۔

چار پانچ سو صفحے کے کام کو دو سو صفحوں سے کم میں کر دکھانا بڑی حیرت ناک کوشش ہے۔ جامعیت اور اختصار کی وجہ سے کتاب اس قابل ہے کہ اساتذہ، طلبا اور عام مطالعہ کنندگان اسے حاصل کریں اور پڑھیں۔

مجلہ تعمیر — نظریۂ پاکستان
(زیارتِ اقبال - بیادِ ماہر)
پیشکش: ادارۂ تعمیر ادب کراچی

مجلہ تعمیر کے مدیران ڈاکٹر معین الدین عقیل، احمد انس، شیخ محبوب الٰہی اور شمیم احمد کے علاوہ ادارہ تعمیر ادب کراچی کے تمام معزز ارکان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے حالیہ ہند و پاک مشاعرۂ کراچی (منعقدہ جہانگیر پارک) کے انتظام و انصرام کے علاوہ پیشِ نظر بیش قیمت ادبی مجلہ بموقع مشاعرہ شائع کر کے ایک طرف علم و ادب کی خدمت انجام دی اور دوسری طرف ماہر القادری مرحوم کی اعلیٰ خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

اردو ادب کی سلطنت پر اس وقت تک ایک ایسا استحصالی طبقہ مسلط رہا ہے جس نے بہت سے ادیبوں اور دانشوروں کو پوری طرح سر اُٹھانے نہیں دیا، اور حد یہ ہے کہ کئی سربرآوردہ اور مسلمہ شاعر و ادیب ایسے ہیں کہ جو شمشاد قامت ہونے کے باوجود پوری طرح دکھائی نہیں دیتے۔ ماہر القادری بھی ان استحصالیوں کے سزا یافتگان میں سے ایک ہیں۔ یہ شخص جو زبان پر قادر، فن میں ماہر، تنقید میں محکم، علمی مباحث میں قوی، دینی حقائق و لطائف کا راز دان، توحید کا بے باک نقیب، نعت میں حبِ رسالت کا فانوس بردار، تغزل میں پیرایہ ہائے پاکیزہ میں معانیٔ تازہ کو سمونے والا، تحریک اسلامی کا نغمہ طراز، پاکستان کا سچا محب، ادب میں اسلامی اقدار کا پاسبان، خطوط کے باقاعدگی کے جواب دینے کے ساتھ انشا میں صاحبِ اسلوب، محفلوں میں لطائف کی پھلجھڑیاں چھوڑنے والا، مشاعرے کو لوٹ لے جانے والا ترنم ریز صاحبِ سخن، ایک پیارا انسان اور مخلص ساتھی — کیا مصنوعی طور پر ایسے شخص کے قامتِ رعنا کو کوتاہ کیا جا سکتا ہے؟

بہرحال پیشِ نظر مجلۂ خاص میں ایک طرف اقبال کی تجلیات پیش کی گئی ہیں، دوسری طرف ماہر صاحب کا انعکاس۔ دونوں کا زاویۂ نظر ایک، منزل ایک، سمتِ سفر ایک، جادہ ایک اور مقصدِ شعر و ادب ایک۔

اسلامی تصوف
از: سید احمد عروج قادری
ناشر: یونیورسل بکس
۲۴- اردو بازار لاہور
قیمت ۲۷/- روپے

اپنے موضوع اور مصنف کے لحاظ سے بڑی اہم کتاب ہے۔ سید احمد عروج قادری نے ملحدانہ تصوف اور فلسفیانہ تصوف کے بالمقابل کتاب و سنت کی بنیاد پر اسلامی تصوف (یا احسان یا تزکیۂ نفس) کو نکھار کر پیش کیا ہے۔ حلقہ ہائے صوفیا کی متداول کتابوں میں سے صرف دو کو انہوں نے پیشِ نظر رکھا ہے: ۱- الرسالۃ القشیریہ اور (۲) احیاء علوم الدین۔ کتاب ۱۸ ابواب پر

پھیلی ہوئی ہے۔ سچے اسلامی تصوف کے لوازم پر الگ الگ تفصیلی بحث ہے اور مروجہ مغالطوں کو صاف کرنے کی کوشش بھی سامنے سامنے کی گئی ہے۔

خدا کرے کہ پاکستانی ناشر نے یہ کتاب انڈیا کے مصنف کی باقاعدہ اجازت سے شائع کی ہو۔

مجاہدینِ ہزارہ
تالیف : داؤد کوثر
پتہ : نظیر دی ہٹی، مانسہرہ ہزارہ
قیمت : ۲۲/- روپے

ہزارہ کے ایک جواں سال صاحب قلم نے بڑے اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ یہ تحریک مجاہدین کے زیر اثر ہزارہ کے سرفروشوں کی داستانِ جہاد ہے جس کے ساتھ ساتھ غداروں اور مفسدوں کی سرگرمیوں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ ہر چند کہ تحریک مجاہدین اور اُس کے قائدین اور شہداء کے متعلق متعدد اچھی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ مگر تحریک کا حق اُن علاقوں کے لکھنے والوں پر خاص طور پر آتا ہے کہ وہ آبادیوں، راستوں، جنگ کے میدانوں اور آثار و نشانات کو سامنے رکھ کر مقامی ذرائع سے جن حقیقتوں کی پردہ کشائی کر سکتے ہیں، ضرور کریں۔ اِس سلسلے کی یہ ایک اچھی کوشش ہے۔

محمد عمر مہاجر
مؤلفہ : فریبہ عقیل
ناشر : عصری مطبوعات۔ کراچی
پتہ : اے ۲۲ ۳ ۔ بلاک ڈی شمالی ناظم آباد۔ کراچی
قیمت : ۲۰/- روپے

ہم فریبہ عقیل کے الفاظ ہی سے مدد لیتے ہیں، لکھتی ہیں: "بابا کے انتقال کو اب ۳ سال ہو چکے ...... بابا نے نہ اپنے مسودات کو حفاظت اور ترتیب سے رکھنے کا کبھی اہتمام کیا، اور نہ مطبوعہ تحریروں کو جمع کیا ...... بابا کی تحریریں موضوعات کے لحاظ سے بہت متنوع ہیں۔ انہوں نے ادبی اور تنقیدی مضامین بھی لکھے، تعارفی اور شخصی خاکے بھی تحریر کیے اور افسانے اور ڈرامے بھی لکھے ...... بابا نے پاکستان آنے کے بعد زیادہ تر ریڈیو کے لیے ہی لکھا۔"

اب اندازہ کر لیجیے کہ کیسی وہ شاخِ شگوفہ در شگوفہ تھی جس کی اب صرف خوشبو باقی ہے۔ تین ہجرتیں کرنے والے خاندان کے اس ممتاز فرد کے متعلق مسعود جاوید نے کیا خوب لکھا ہے۔ "اُن کی شخصیت میں عجم کا حُسنِ تخیل اور عرب کا سوزِ دروں تھا۔" اس کتاب میں مہاجر صاحب کی تحریریں، یعنی مضامین، افسانے،

ڈرامے اور خطوط وغیرہ جمع کیے گئے ہیں۔ ابھی توقع ہے کہ اور چیزیں بھی جمع ہو کر شائع ہوں گی۔

بائیبل، قرآن، سائنس
مصنف: موریس بکائیے
مترجم: ثناء الحق صدیقی
ناشر: ادارة القرآن
۴۳/۷ ڈی۔گارڈن ویسٹ
نزد لسبیلہ چوک۔کراچی ۵

ابتداءً یہ کتاب فرانسیسی میں لکھی گئی، پھر اس کا ترجمہ انگریزی میں ہوا۔ اب اُردو ترجمہ ہمارے سامنے ہے۔ اس کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ تاریخی اور سائنسی دونوں حیثیتوں سے بائیبل کمزور ہے اور قرآن حکیم الفاق سے مغرب کی عیسائی دُنیا کی ایک شائع شدہ کتاب اِن حقیقتوں کو بے نقاب کرتی ہے۔ جہاں جہاں اس کتاب میں کوئی کسر رہ گئی تھی یا اصل مؤلف کی سمجھ قرآنی حقائق کے لیے نارسا رہی ہے، وہاں مترجم نے مفید حاشیے لکھ دیے ہیں۔ ص ۳۰۶ سے جو مضمون شروع ہوا ہے، اس میں مندرج احادیث کے متعلق نوٹ نہ لکھنے سے کمی رہ گئی ہے۔ کتاب میں اس دور تاریخ کا مواد بہت ہے جس سے بائیبل بحث کرتی ہے۔ صدیقی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی نے تبلیغی مقاصد سے اس کے پانچ سو نسخے خرید کر آدھی قیمت پر تقسیم کیے ہیں۔

نماز کے متعلق تین کتابیں

۱۔ "نمازِ مصطفیٰ" تالیف محمد یونس انور۔ ناشر مرکز اشاعت التوحید والسنّۃ (مسجد شہداء لاہور) خوبصورت طباعت کے ساتھ کلماتِ نماز مع ترجمہ اور ضروری مسائل نماز۔ قیمت درج نہیں۔

۲۔ "نماز کی کتاب"۔ مرتبہ، مولانا محمد عبدالحلیم قاسمی جامعہ حنفیہ قاسمیہ۔ گلبرگ۔ منی مارکیٹ لاہور۔ یہ کتاب بھی خوبصورت طباعت کے ساتھ نماز کے کلمات متعلقہ ادعیہ، اذکار، اُن کے تراجم اور مسائل وضو و نماز وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اوّل الذکر سے ذرا زیادہ مفصل۔ صفحات ۱۶۰۔ قیمت ۱۲/- روپے

۳۔ "کتاب الصلوٰۃ" تالیف امام ابن قیم الجوزی۔ مترجم جناب عبدالرشید حنیف۔ ادارہ علوم اسلامی جھنگ صدر۔ قیمت درج نہیں۔ اوپر کی کتابوں سے زیادہ مفصل اور علمی پایہ بلند۔ مگر اتنی سہل، سادہ اور عام فہم نہیں۔

لندن کے ادارے اسلامک فاؤنڈیشن نے یہ کتابیں خاص طور پر بچوں کے لیے شائع کی ہیں۔ جن کا اولین مقصد تو یہ ہے کہ مغربی معاشروں میں پرورش پانے والے مسلم خاندانوں کے بچوں کو ملحدانہ یا نصرانی لٹریچر کی گرفت	ISLAM FOR CHILDREN A GREAT FRIEND OF CHILDREN ASSALAM U ALAIKUM LOVE ALL CREATURES MUSLIM NURSERY RHYMES

سے نکال کر اُن کی ذہنی نشوونما کے لیے اسلامی لٹریچر فراہم کیا جائے۔ چھوٹے بچوں کی نفسیات کے مطابق ننھے کہانیوں کا مؤثر پیرایہ، گیتوں میں ڈھلے ہوئے جذبات اور تصویری دلچسپیاں ضروری ہیں۔ زیرگفتگو کتابوں میں ان چیزوں کا لحاظ رکھ کر ایک امید افزا تجربہ کیا گیا ہے۔ ٹائیٹل، طباعت، کاغذ اور گیٹ اپ اعلیٰ ہے۔ یہ لٹریچر خود ہمارے مشرقی ملکوں کے ان بچوں کے لیے بھی بہت مفید ہے، جو یا تو انگریزی پرست خاندانوں کے نرغے میں ہیں یا جنہیں تعلیمی ضرورت سے انگریزی سیکھنی پڑتی ہے۔ تصاویر کے سلسلے میں میری رائے یہ ہے کہ بچوں کے لیے تعلیمی معلوماتی یا مطالعہ کو پرکشش بنانے کے لیے ایک خاص عمر تک مصور لٹریچر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن تصویریں دی جائیں تو یا تو نیچرل ہوں یا اُن میں فنکارانہ عجوبگی پیدا کی جائے۔ کسی حد تک کارٹونی انداز بھی مفید ہے۔ مگر بلا وجہ تصاویر کو مسخ کرنا یا ادھوری شکل دینا اچھا تاثر نہیں دیتا۔ پھر جب اس لٹریچر کو "اسلامی" بھی کہا جائے تو اس کے ساتھ ایسی تصاویر نہ ہوں جن کو اسلامی کہہ کر مذاق اڑایا جائے۔ براہ راست طریق سے مذہبی اور دینی معلومات دینا بھی ضروری ہے۔ مگر ایسی تصنیفی تکنیک نکالنی چاہیے کہ عام طریق سے کہانیاں لکھی جائیں، ان میں کہانی پن زیادہ ہو اور دینی قدریں واقعات اور گفتگوؤں میں اس طرح حل کر دی جائیں کہ بوجھ محسوس کیے بغیر بچے اپنے شوق سے انہیں پڑھیں۔ کوئی ذہین آدمی پرانے اور موجودہ اردو لٹریچر میں سے کہانیوں، لطیفوں اور نظموں کا ایسا انتخاب کرے جس میں سے انگریزی تراجم تیار کرائے جائیں۔ فی الوقت جو کام سامنے آیا ہے وہ بہت امید افزا ہے۔

حدِ رجم کی شرعی حیثیت از حافظ صلاح الدین یوسف ایڈیٹر الاعتصام لاہور۔ دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور۔ خوبصورت طباعت۔ قیمت ۷.۵۰ روپے۔

اسلام یا سوشلزم | از جناب سید اسعد گیلانی - اسلامی اکادمی، منصورہ - لاہور - قیمت ۵/- روپے

اللہ کے بارے میں میرے احساسات | پیشکش اسلامی جمعیت طالبات پاکستان — ۱۹۹ - شادباغ لاہور - خدا کے متعلق ۴۰ طالبات کے احساسات دلچسپ ادبی پیرائے میں - قیمت: ۷/۱۰ روپے

بائیبل کی تالیف و تحریف | از مولانا حکیم انیس احمد صدیقی - صدیقی ٹرسٹ - نسیم پلازا - نشتر روڈ، کراچی ۵ - تبلیغی کتابچوں کا سلسلہ نمبر ۱۱۷ - قیمت ۳/- روپے۔

اعجاز القرآن | جناب محمود علی اختر صاحب لفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) - نذیر سنز پبلشرز، ۴۰ اے اردو بازار - لاہور - قیمت درج نہیں۔

اذان | یہ رسالہ برمنگھم سے مولانا نثار احمد کی نگرانی میں نکلتا ہے:-

پتہ:- 187 , ANDERTON ROAD , B'HAM UK B11 1ND -

چندہ سالانہ پاکستان کے لیے ۱۵۰/- روپے۔

اخبار اردو | مقتدرہ قومی زبان کراچی کا نمائندہ ماہانہ رسالہ - مدیر مسئول آفتاب حسن - قیمت فی شمارہ ۱/- روپیہ - سالانہ چندہ دس روپے - پتہ: ۴۳ ٹی، بلاک اے، گلشن اقبال، کراچی ۴۷

تعلیمی پالیسی | مؤلفہ ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صدیقی و پروفیسر احمد انیس - تعلیمی پالیسی اور اس پر عملدرآمد کا دو سالہ جائزہ - ناشر - انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ۳-۵۶ شالیمار - ۶/۴ اسلام آباد۔

دارالعلوم مدرسۃ الاسلام | مرتبہ: محمد یوسف آفندی، مہتمم دارالعلوم - مدرسۃ الاسلام - ہری پور خاص ٹھٹھ باگر سندھ - ایک مفید اور ممتاز دینی درس گاہ کا تعارف۔

عیسائیت کی تبلیغ
ہمارا دشمن کون؟
اصلاح معاشرہ کیسے ہو؟ | تالیفات: محمد انور قریشی - صاحب مؤلف نے تین مسائل پر یہ تین پمفلٹ لکھے ہیں - ان میں خاص طور پر تبلیغ عیسائیت نامی پمفلٹ خاص اہمیت رکھتا ہے - اسے پڑھ کر حکام، علما، سیاسی لیڈر، نوجوان کارکن اور خواتین یہ اندازہ کریں کہ اندر ہی اندر عیسائیت کا پھیلاؤ کس رفتار سے ہو رہا ہے اور اس کے کیا اثرات پاکستان کی سیاست اور اسلامی نظام کے احیا کی کوششوں پر پڑ سکتے ہیں تینوں پمفلٹوں کا سلسلہ نمبر ۳۳، ۳۴، ۳۵ ہے - پتہ - انجمن خدام اسلام پاکستان ۹/۱۱ ٹاؤن شپ - لاہور ۲۰

نصاب زکوٰۃ | از عاصم فخری صاحب ایم اے ایل ایل بی - پتہ - اسلامی ادارہ ادب و ثقافت پاکستان چاہ میراں لاہور

(بقیہ اشارات)

یعنی متذکرہ بالا منصوبے بعنوان "خدیجۃ الکبریٰ یونیورسٹی برائے خواتین" کی رُوح نکال کر اُسے سرسے جسم ہی دوسرا دے دیا گیا ہے بلکہ صحیح تر یہ ہوگا کہ اُسے سرے سے ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا ہے۔

یہ ہے سیکولر ذہنیت کی بیوروکریسی کا کمال!

آخر میں میری تجویز یہ ہے کہ خواتین یونیورسٹی کے حالیہ سرکاری منصوبے کو اسلامی کونسل کے حوالے کیا جائے، اور مناسب ہو تو اسے خدیجۃ الکبریٰ یونیورسٹی کا منصوبہ بھی دکھا دیا جائے۔ پھر اس سے دریافت کیا جائے کہ شرعاً وہ کس ڈھانچے کو پسند کرتی ہے۔ مفید یہ بھی ہوگا کہ مؤخر الذکر منصوبے کو بھی علما اور عوام کے استفادہ کے لیے شائع کر دیا جائے۔

مشرقی و مغربی

پچھلے شمارے میں اکتیس علماء کی فہرست ایک نوجوان نے انگریزی سے ترجمہ کر کے فراہم کی اور جلدی میں کاپیاں تیار ہو کر سنسر کے لیے چلی گئیں۔ سابق مشرقی پاکستان کے چار حضرات کو مغربی پاکستان سے متعلق قرار دیا گیا اور مغربی پاکستان میں سے دو کو مشرقی پاکستان سے منسوب کیا گیا۔ صحیح صورت یوں ہے۔

مولانا اطہر علی، مولانا راغب احسن، مولانا حبیب الرحمٰن سرسینہ شریف، مولانا ابو جعفر، یہ چاروں حضرات سابق مشرقی پاکستان سے تعلق رکھتے تھے۔

دوسری طرف مولانا محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل، ہر دو بزرگ مغربی پاکستان کے رہنے والے تھے۔

مولانا عبدالحامد بدایونی کو عبدالحمید لکھ دیا گیا ہے۔

ضروری تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)